

(720)

١٦٢٤ - ٢١٨ = ٤٣٦
والباقي

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته هفتی صاحب

اس مسئلہ کے بارے میں ہفتباہ رام کیا فرمائے ہیں تھا یہ
سخھد اقبال زمین گا مالک ہے اور دوسرا عین اللہ اسی زمین
گا مستری۔ صورتِ مسئلہ یہ ہے کہ دونوں کے دریں بارہ
لائھہ گا سودا ہے بابا اور مشتری نے بیانہ بھی سے دیا
مگر اب بائیع (اقبال) کو بارہ لائھے سے اور اپنی آفرید
رہتا ہے تو وہ جاہ ریا ہے کہ یہ سودا حتم کرے کسی اور کو
بچ ہے۔ بیایہ اسی کے لئے حائز ہے کہ یہ سودا حتم کرے
دوسری بند کرے بیانہ ملنے کے بعد ہے
براءہ کرم اس مسئلہ کے بارے میں ہمیں فرمائیں۔



مکالمہ

محمد مجید

سات پر بیداریں دو اور محل اقل رہیں ہیں۔ ایک مان بے بیک اقبال کی کتبیت کے لئے «
گھولوں کی نسل اپنے اپنے ہے۔ ایک آجوت کے سامنے ہمارا خوبیہ لا کر میں طے ہوا
کھلائے گے ۱۵/۱۶ جولائی ۲۰۲۳ء ۲۷/۲۹ تیر میں راجہ جھکا چھار گونجت مڑھ کی
وہ ایک ایسا کام کیا کہ بھائی ۱۸/۱۹ نومبر ۲۰۲۳ء کے ۱۰:۰۰ صبح میں
والی خوشی کے درمیان میں اپنے بھائی کے سامنے گھولوں کی نسل کو دیکھ دیا
50 گھولوں کی نسل کا ایک جزو اور جزو
گھولوں کی نسل کو دیکھ دیا گھولوں کی نسل کو دیکھ دیا



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

مفتی صاحب

اس مسئلہ کے بارے میں مفتیان کرام کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص اقبال زمین کا مالک ہے اور دوسرا عبد اللہ اس زمین کا مشتری۔ صورت مسؤولہ یہ ہے دونوں کے درمیان بارہ لاکھ کا سوداٹے پایا، اور مشتری نے بیانہ بھی دے دیا مگر اب بالع (اقبال) کو بارہ لاکھ سے اوپر کی آفرمل رہی ہے تو وہ چار ہاہے کہ یہ سودا ختم کر کے کسی اور کو بیچ دے کیا یہ اس کے لیے جائز ہے کہ یہ سودا ختم کر کے دوسری جگہ کر لے بیانہ ملنے کے بعد؟

شکریہ

بر اہ کرم اس مسئلے کے بارے میں رہنمائی فرمائیں

٢٣٦

بات یہ ہیکہ یہاں دو صور تھاں نکل رہیں ہیں ایک بات یہ ہیکہ اقبال پہلے کہہ رہا ہے کہ دو صور توں میں سے ایک صورت اختیار کرو ایک صورت یہ ہیکہ ہمارا سودا جو بارہ لاکھ میں طے ہوا تھا مجھے 15 لاکھ یا سولہ لاکھ کا روپے دے دوتب میں راضی ہوں گا یعنی اب جو قیمت بڑھ گئی ہے وہ مجھے دو، دوسری یہ کہہ رہا ہے کہ بھائی اگر پندرہ لاکھ آپ نہیں دیتے تو مجھے فائل واپس کر دو جو آپ نے مجھے بیانہ دیا تھا 50 ہزار وہ بھی رکھ لو اس کے اوپر مزید پیسے رکھ دو (دونوں رکھ دو) کیا پہلی والی صورت میں جو اقبال پندرہ لاکھ سے اوپر زیادہ پیسے لے رہا ہے کیا یہ اس کے لیے جائز ہے؟ دوسری والی صورت میں یہ تھا کہ فائل دوبارہ اپنے ہاتھ میں لینے کے لیے جو زیادہ پیسے دے رہا ہے 50 ہزار بیانہ کے اوپر اور زیادہ پیسے دے رہا ہے کیا عبد اللہ کے لیے یہ

مستقی: محمد مجاہد



پیسہ جائز ہے؟

الجواب حامد او مصلحيا

(1) واضح رہے کہ بیع نفس ایجاد و قبول سے مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ مشتری (خریدار) نے ابھی تک میمع پر قبضہ نہ کیا ہوا اور بعانہ شرعاً قیمت کا حصہ ہوتا ہے جو کہ عرفانی بیع کے مکمل ہونے کی دلیل ہے صورت مسؤولہ میں اگر واقعتاً اقبال نے

عبداللہ کو اپنی زمین بار لاکھ میں فروخت کر کے بیانہ بھی وصول کیا ہے تو اس زمین کا مالک عبد اللہ ہو گیا ہے۔
لہذا اب اقبال کا عبد اللہ سے اس کی رضامندی کے بغیر بیع ختم کر کے کسی دوسرے شخص کو وہ زمین فروخت کرنا شرعاً جائز ہے۔

(2) واضح رہے کہ بیع کا معاملہ کرتے وقت جب عاقدین اپنی رضامندی سے بیع اور ثمن کی مقدار کی تعین کر دیں اس کے بعد عاقدین (بائع اور مشتری) میں سے باعث کے لیے معین شدہ رقم سے زیادہ کا مطالبہ کرنا یا مشتری کے لیے معین شدہ بیع سے زیادہ کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے۔

لہذا صورت مسولہ میں باعث (اقبال) اور مشتری (عبداللہ) کے درمیان اگر بارہ لاکھ میں عقد ہو گیا ہے اور مشتری اقبال نے بیانہ بھی وصول کر لیا ہے تو اب اقبال کے لیے بارہ لاکھ کے بجائے پندرہ لاکھ یا سولہ لاکھ کا مطالبہ کرنا شرعاً جائز نہیں بلکہ اقبال عقد کے وقت معین شدہ مقدار (بار لاکھ) کا حقدار ہو گا۔

(3) واضح رہے کہ متعاقدین کے درمیان عقد ہونے کے بعد دوبارہ اسی عقد کو ختم کرنا تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے
1) متعاقدین (بائع اور مشتری) میں سے ہر ایک عقد ختم کرنے پر راضی ہو۔

2) جتنی رقم پر عقد ہوا تھا اتنی بھی رقم واپس کرنا ہو گی اس معین شدہ رقم سے کم دینا یا اس رقم سے زیادہ دینا جائز نہیں

3) بیع موجود ہو یعنی بیع ہلاک نہ ہوئی ہو۔

لہذا صورت مسولہ میں عقد ختم کرنے کے لیے مشتری (عبداللہ) کو بیانہ سے زیادہ رقم دینا اور عبد اللہ کے لیے بیانہ سے زیادہ رقم لینا شرعاً جائز نہیں البتہ اگر عبد اللہ اپنی رضامندی سے اقبال کو دوبارہ یہ زمین بار لاکھ سے زیادہ رقم پر فروخت کر دے تو عبد اللہ کے لیے زیادہ رقم لینا جائز ہو گا۔

للمسئلة الأولى والثانية

لما في القرآن الكريم (سورة المائدة 1)



يأيها الذين آمنوا او فوا بالعقود احلت لكم بهيمة الأنعام الا ما يتلى عليكم غير محلى الصيد باسم

حرم

وفي جامع الترمذ (364/1) مط:

عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الغرر وبيع الحصاة---وفيه ايضا

عن حكيم قال: نهانى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أبيع ماليس عندى.

وفي الدر المختار وحاشية ابن عابدين علیه السلام: (504/4) مط: سعيد

مطلوب: شرائط البيع أنواع أربعة وذكر في البحر أن شرائط البيع أربعة أنواع: شرط انعقاد ونفاذ

وصحة ولزوم. فالأول أربعة أنواع: في العاقد، وفي نفس العقد، وفي مكانه، وفي المعقود عليه، فشرائط العاقداثنان: العقل والعدد، فلا ينعقد بيع مجنون وصبي لا يعقل، ولا وكيل من الجانين، إلا في الأب ووصيه والقاضي، وشراء العبد نفسه من موراه بأمره، والرسول من الجانين. ولا يشترط فيه البلوغ ولا الحرية، فيصبح بيع الصبي أو العبد لنفسه موقوفاً لغيره نافذاً، ولا الإسلام والنطق والصحوة. وشرط العقد اثنان أيضاً: موافقة الإيجاب للقبول، فلو قبل غير ما أوجبه أو بعضه أو بغير ما أوجبه أو ببعضه لم ينعقد إلا في الشفعة بأن باع عبداً وعقاراً فطلب الشفيع العقار وحده، وكونه بلفظ الماضي

وفي بداع الصنائع (5/156) دار الكتاب العربي بيروت

ومنها أن يكون المبيع معلوماً وثمنه معلوماً علماً يمنع من المنازعات فإن كان أحدهما مجهاً ولا جهالة مفضية إلى المنازعات فسد البيع.

وفي الهدایة (3/18/19) مط: تجارت كارخانه

قال البيع ينعقد بالايجاب والقبول--- و اذا حصل الايجاب والقبول لزم البيع ولا خيار لواحد منها الا من عيب ورؤية--- الخ

وفي الفقه البيوع (1/113) مط: معارف القرآن

العربون والعربون: بيع فسره ابن منظور بقوله: هو ان يشتري السلعة ويدفع الى صاحبها شيئاً على انه أمضى البيع حسب من الثمن وان لم يمض البيع كان لصاحب السلعة ولم يترجحه المشتري --- وختلف الفقهاء في جواز العربون فقال الحنفية والمالكية والشافعية وأبو الخطاب من الحنابلة انه غير جائز أمام الناحية الشرعية: فلا بد من الفرق بين الحالتين: الحالة الأولى: ان يدفع المبلغ مع انجاز البيع وبعد ذلك، ويعتبر جزء من الثمن عند تنفيذه ولو سمي باسم هامش الجدية فحكمه من الناحية الفقهية حكم العربون حيث يجوز عند الإمام احمد رحمه الله تعالى ان يصدر البائع هذا الجزء ان تخلف المشتري عن تنفيذ البيع --- ويجب رده الى المشتري ان لم ينفذ العقد بسبب من الاسباب.

للمسئلة الثالثة

كم فى بداع الصنائع (4/593) مط: انوار القرآن

قال ابو حنيفة عليه الرحمة الإقالة فسخ في حق العاقددين بيع جديد في حق ثالث سواء كان قبل القبض أو بعده--- الخ

وفي بحر الرائق (6/170) مط: انوار القرآن

قوله (هـ) فسخ في حق المتعاقددين بيع في حق ثالث) وهذا عند أبي حنيفة عليه السلام إلا إن تعذر جعلها فسخاً لأن ولدت المبيعة بعد القبض أو هلك المبيع فإنهَا تبطل ويبقى البيع على حاله أطلقه فشمل ما إذا كان قبل القبض أو بعده وروى عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى أنها فسخ قبل القبض بيع بعده



وفي شرح القديري: (448/6)

الإقالة جائزة في البيع بمثل الثمن الأول عليه إجماع المسلمين لقوله صلى الله عليه وسلم من أقال نادما بيعته أقال

الله عثرته يوم— ولأن العقد حقهما في ملكان رفعه دفعا حاجتها.... فان شرطا أكثر منه او اقل فاشر طباطل ويرد مثل الثمن الاول. الخ

وفي الهدایة (71/3) مط: امدادیة ملتان

الإقالة جائزة في البيع بمثل الثمن الأول لقوله من أقال نادما بيع أقال الله عثراته يوم القيمة: ولأن العقد حقهما فيما كان رفعه حاجتها فان شرط اكثر منه او اقل فالشرط باطل ويرد مثل الثمن الاول والاصل ان الإقالة فسخ في حق المتعاقدين بيع جديد في حق غيرهما-- الخ

وفي المختصر القدورى (68/1) مط: كارখانه تجارت كتب

الإقالة جائزة في البيع للبائع والمشتري بمثل الثمن الأول فان شرط اكثر منه او اقل منه فالشرط باطل ويرد بمثل الثمن الاول وهى فسخ في حق المتعاقدين بيع جديد في حق غيرهما فى قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى--- الخ

والله تعالى اعلم بالصواب

بندہ سید وکیل احمد عفان اللہ تعالیٰ عنہ

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

10 / شعبان المعظم 1442ھ

25 / مارچ 2021ء

الجوب صحیح

محمد یوسف

بندہ محمد یوسف عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد اللہ عفی عنہ
۱۴۴۲/۸/۱۰

مفتي جامعہ اشرف المدارس کراچی

10 / شعبان المعظم 1442ھ

الجواب صحیح
بندہ عبد الرحمٰن عفی عنہ
۱۴۴۲ھ

